3 مالی نظام کا استحکام اور کارگزاری

مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانا اسٹیٹ بینک کے کلیدی مقاصد میں سے ایک ہے، اور اس کے بیشتر وسائل، وقت اور کوششیں اس اہم ذمہ داری کی انجام دہی پر صرف ہوتی ہیں۔ مالی استحکام، کارگزاری، صارفین کے اعتماد اور بینکاری صنعت کی مارکیٹ میں نظم و ضبط لانے کے لیے اسٹیٹ بینک مربوط کوششیں کرتا ہے۔ بینکاری نظام میں اور انفرادی ادارے کی سطح پر، دونوں جگہ خطرے کی شناخت، پیمائش اور خطرہ کم کرنے کے سسٹمز کی موزونیت یقینی بنانے کی خاطر اس نے ایک توسیعی ضوابطی اور نگران انفراسٹرکچر تشکیل دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا ضوابطی اور نگراں فریم ورک بڑی حد تک بین الاقوامی روایات اور مؤثر نگرانی کے حوالے سے بازل کے بنیادی اصولوں کے ہم پلہ ہے۔ اسٹیٹ بینک اس فریم ورک کو مستحکم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں رہتا ہے تا کہ متحرک ملکی اور عالمی ماحول سے ابھرنے والے چیلنجوں پر قابو پایا جائے۔ سال کے دوران اس شعبے میں درج ذیل بنیادی نوعیت کی پیش رفت ہوئی۔

3.1 ضوابطی اقدامات

3.1.1 کفایت سرمایہ کے تقاضے

بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی (بی سی بی ایس) نے بازل سوم اصلاحاتی پیکیج متعارف کرایا جس کی روشنی میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے پاکستان میں نفاذ کے لیے اگست 2013ء میں بازل سوم ہدایات جاری کیں۔ بی سی بی ایس کی جانب سے کفایت سرمایہ کے مقاصد کے لیے جو اظہاری خاکے (disclosure templates) جاری کیے گئے سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے انہیں متعارف کرایا۔ ان خاکوں کا مقصد یہ تھا کہ سرمائے سے متعلق بینکوں کے اظہار میں یکسانیت لائی جائے اور موازنہ بڑھایا جائے۔ مزید برآں، کفایت سرمایہ کی رپورٹنگ کے ضوابطی خاکوں کو ڈیٹا ایکویزیشن پورٹل (ڈی اے پی) پر خودکار بنا دیا گیا ہے تا کہ نگرانی بہتر ہو۔ خرد مالکاری بینکوں کی کفایت سرمایہ کے فریم ورک پر بھی بین الاقوامی عمدہ روایات اور بازل کیپٹل فریم ورک کے مطابق نظرثانی کی گئی۔

3.1.2 اسلامی بینکاری کے ذیلی ادارے کے لیے کم سے کم سرمائے کی شرائط

اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے اور روایتی بینکوں کی ہمت افزائی کے لیے کہ وہ اپنے اسلامی بینکاری ونڈو آپریشنز کو ترقی دے کر اسلامی بینکاری کے ذیلی ادارے میں ڈھال لیں، اسلامی بینکاری کے ذیلی اداروں کی کم سے کم سرمائے کی شرائط کو نرم کر کے 6 ارب روپے کر دیا گیا ہے تاہم شرط عائد کی گئی ہے کہ ذیلی ادارہ ایسے منصوبے پیش کرے گا جن کی مدد سے پانچ سال میں اس کا سرمایہ (خسارے کو نکال کر) بڑھ کر 10 ارب روپے تک ہو جائے گا۔ مذکورہ نظرثانی میں اسلامی بینکاری ونڈوز کے لیے ایک لائحہ عمل پیش کیا گیا ہے کہ وہ ترقی پا کر آزاد ذیلی ادارے بن جائیں تا کہ شریعت کے حوالے سے حساس صارفین کی بہتر خدمت کے قابل ہو سکیں۔ اس طرح اسلامی بینکاری کی نمو مزید بڑھانے میں بھی مدد ملے گی کیونکہ ذیلی ادارے اضافی سرمائے کا فائدہ اٹھانے کی غرض سے اپنی برانچوں میں نمایاں اضافہ کریں گے۔

3.1.3 کارپوریٹ نظم و نسق کا استحکام

بینکاری صنعت کا کارپوریٹ نظم و نسق سال کے دوران مزید مستحکم بنایا گیا تا کہ اسے بین الاقوامی معیارات اور عمدہ روایات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے درج ذیل اہم ضوابط جاری کیے گئے:

- بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ممکنہ ڈائریکٹروں، چیف ایگزیکٹو افسران اور کلیدی عہدیداروں کا پیشگی تجزیہ (self-assessment) کریں اور اس سلسلے میں ایک حلف نامہ اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کرائیں۔

- بورڈ کے ارکان کے امانتی کردار میں توسیع کی گئی، انہیں کلیدی عہدیداروں کی جانشینی کی منصوبہ بندی، معاوضے کے پیکیج، ترقی، تقرر اور برطرفی جیسے امور میں دخیل کیا گیا تاکہ مرکوز حکمت عملی کے ساتھ اپنے کاروباری مقاصد حاصل کرنے کے لیے ادارے میں ایک جامع طریقہ کار اپنایا جائے۔
- بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے بورڈز کے سربراہوں کو بورڈ کی مثلاً آڈٹ، انتظام خطر، قرضہ، تقرر اور معاوضہ کی کمیٹیوں کی رکنیت کے لیے نا موزوں قرار دے دیا گیا۔
- آزاد ڈائریکٹروں کا کردار بڑھانے کے لیے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت کی گئی کہ بورڈ کی آڈٹ کمیٹی کی سربراہی تقریباً ہمیشہ ایک آزاد ڈائریکٹر کے پاس ہوگی۔

3.2 نگرانی میں پیش رفت

3.2.1 خطرے کی بنیاد پر نگرانی کا فریم ورک

دنیا کے بہت سے ملکوں میں ضابطہ ساز اداروں نے اپنے طریقہ کار میں تھوڑی تبدیلی پیدا کرلی ہے، اب وہ ضوابط کی پابندی کا معائنہ کرنے کے بجائے خطرے کی بنیاد پر نگرانی (آر بی ایس) کرتے ہیں تاکہ اپنے متعلقہ وسائل نگرانی کے مقاصد کے لیے بہتر طور پر بروئے کار لاسکیں اور نگرانی کے حوالے سے پیش بینی کی سوچ اپنائیں۔ آر بی ایس کے تحت زیادہ توجہ اس بات پر دی جاتی ہے کہ ایک وسیع سلسلے میں خطرات کی قدر پیمائی کیا ہے، مسائل کو آغاز ہی میں شناخت کرلیا جاتا ہے، اور فوری مداخلت/ جلد اصلاحی اقدام کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ خطرے کی بنیاد پر نگرانی کے فوائد کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے نگرانی کا اپنا طریقہ کار آر بی ایس پر منتقل کرنے کا کام شروع کردیا ہے۔ آر بی ایس کا طریقہ اپنانے سے اسٹیٹ بینک اس قابل ہوسکے گا کہ کسی مالی ادارے کی صحت کے بارے میں اپنی پیش بیں رائے قائم کرسکے، اس کے لیے وہ کاروباری خطرات پر اور وسیع تر مالی شعبے کے ساتھ روابط پر توجہ مرکوز رکھے گا، اور اس امر کا معائنہ کرے گا کہ اس ادارے کی ناکامی سے بینکاری نظام اور مالی نظام پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

3.2.2 فوری اصلاحی اقدام (پی سی اے) کا فریم ورک

اسٹیٹ بینک نے 'فوری اصلاحی اقدام (پی سی اے) فریم ورک' پر ایک ڈرافٹ رپورٹ تیار کی ہے جس کا مقصد نگرانی کو مزید توسیع دینا اور مستحکم کرنا ہے۔ پی سی اے کی تشریح یوں کی جاتی ہے ''یہ فریم ورک ضابطہ سازوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ کسی بینک کی مالی صحت اتنی زیادہ بگڑنے سے بہت پہلے ہی مداخلت کریں جب اسے دیوالیہ قرار دے دیا جائے''۔ پی سی اے نظام کی تشکیل کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ طے شدہ اور منظم اقدام اور تحلیلی فریم ورک کو شامل رکھا جائے، مارکیٹ کے تمام فریقوں کو پیشگی آگاہ کردیا جائے کہ ان کی معروضی کارکردگی کو مخصوص پیمانوں سے ناپا جائے گا۔

3.2.3 موضوعی معائنے

م س 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے موضوعی معائنے (thematic inspections) کا تصور متعارف کرایا تاکہ ان شعبوں پر توجہ مرکوز رکھی جائے جن کو پالیسی اور/ یا نگرانی کے حوالے سے مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلے مرحلے کے دوران پوری صنعت بینکاری میں دو کلیدی شعبوں ''کارپوریٹ نظم و نسق'' اور ''اینٹی منی لانڈرنگ/سی ایف ٹی'' کے حوالے سے موضوعی معائنے کیے گئے تاکہ ان شعبوں میں بنیادی امور کو جامع طریقے سے شناخت کرلیا جائے۔ م س 15ء کی دوسری ششماہی کے دوران دو مزید موضوعی معائنے انجام دیے گئے جو ''روایتی بینکوں کی برانچوں میں اسلامی بینکاری ونڈوز'' اور ''بیمہ کمپنیوں اور انتظامِ اثاثہ جات کی کمپنیوں (اے ایم سی) کو بینکوں کی جانب سے فراہم کردہ ایجنسی خدمات'' کے موضوع پر تھے۔

3.2.4 مسائل سے دوچار بینکوں کا تصفیہ

م س 15ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مسائل سے دوچار ایک بینک کا کامیابی سے تصفیہ کیا۔ یہ بینک 14 نومبر 2014ء کو چھ ماہ کے لیے التوائے ادائیگی میں لایا گیا جس کا مقصد بینک کے امانت گزاروں کے مفادات کو محفوظ بنانا اور ممکنہ نظامیاتی خطرے (systemic risk) کا سدِ باب کرنا تھا۔ التوائے ادائیگی کے تحت امانت گزاروں کو تین لاکھ روپے تک رقم نکلوانے کی اجازت دی گئی، یوں مجموعی کھاتوں میں سے 92.3 فیصد کو اس اقدام سے فائدہ ہوا۔ اسی طرح بعض چھوٹے بینکوں کو سیالیت کے دباؤ کا سامنا تھا جس سے حکمت کے ساتھ نمٹتے ہوئے شعبہ بینکاری کے استحکام کے حوالے سے افواہوں کو اخبارات اور برقی ذرائع ابلاغ میں مؤثر اور موزوں ابلاغ کے ذریعے ناکام بنادیا گیا۔ وفاقی حکومت کی ہدایت پر بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی دفعہ 47 کے تحت انضمام کی ایک اسکیم بھی وضع کی گئی جس کا نتیجہ ایک اسلامی بینک کے ساتھ اس کے انضمام

کی صورت میں نکلا۔ اس انضمام کے بعد رقوم نکلوانے پر عائد التوائے ادائیگی بھی ہٹا لیا گیا۔ التوائے ادائیگی کے دوران اسٹیٹ بینک نے نہ صرف اس بات کو یقینی بنایا کہ بینک ہموار طریقے سے کام کرتا رہے بلکہ ایسے مؤثر انتظامات بھی کیے کہ التوائے ادائیگی ہٹائے جانے کے بعد امانتیں نکلوانے کے تمام دعوے بروقت پورے ہوں۔ اسٹیٹ بینک نے کالعدم بینک کی (بی آئی پی ایل میں انضمام کے بعد) ملک کی تمام برانچوں میں سیالیت کی کافی دستیابی کو یقینی بنایا جس سے امانت گزاروں کو اطمینان محسوس ہوا اور رقوم نکلوانے کے لیے بینکوں کی طرف دوڑ کا خطرہ ٹل گیا۔

3.2.5 انفورسمنٹ سپورٹ سسٹم (ای ایس ایس)

اسٹیٹ بینک نے داخلی استعمال کے لیے ایک انفورسمنٹ سپورٹ سسٹم تیار کیا ہے جو اسٹیٹ بینک کی جانب سے عملدرآمد کی غرض سے کیے گئے اقدامات کا ریکارڈ رکھنے کا ایک برقی نظام ہے تاہم اس کا حقیقی فائدہ یہ ہے کہ یہ سسٹم عملدرآمد کے بارے میں ماضی کے حوالہ جات بھی پیش کرسکتا ہے اور پوری بینکاری صنعت میں ٹریکنگ کی سہولت بھی دے سکتا ہے۔ یہ مختلف رجحانات کی بنیاد پر فیصلوں کی پیمانہ بندی (calibrating) کر کے نگرانی کے امور کی کارگزاری میں اضافہ کرے گا، یہ رجحانات ای ایس ایس کے ذریعے ملاحظہ کیے جاسکیں گے اور ضوابطی اقدامات اور عملدرآمد کے اقدامات میں تسلسل کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔

3.3 مالی صارف کا تحفظ اور ذمہ دارانہ بینکاری

اسٹیٹ بینک مارکیٹ کے لیے مؤثر ضوابط بنا کر اور نگرانی کے طریقوں کے ذریعے ذمہ دارانہ بینکاری کو فروغ دیتا ہے۔ م س 15ء کے دوران صارف کے تحفظ کے شعبے میں جو بڑی بڑی پیش رفت ہوئیں ان کا مختصر ذکر درج ذیل ہے:

3.3.1 کریڈٹ بیورو ایکٹ 2015ء پر عملدرآمد

موجودہ اور نئے کریڈٹ بیوروز کی تشکیل، انجام دہی، ضوابط اور نگرانی کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے کریڈٹ بیورو ایکٹ (سی بی اے) پر عملدرآمد تجویز کیا جسے پارلیمنٹ نے منظور بھی کرلیا ہے۔ نئے قانون کے تحت کریڈٹ بیوروز کے قیام سے توقع ہے کہ بینکوں اور مالی اداروں کو قرضے کے انتظامِ خطر کے حوالے سے بہتری میسر آئے گی۔ اس سے بیرونی اشتراک کو بھی ترغیب ملے گی جس سے متعلقہ اداروں کو ترقی یافتہ ملکوں میں کام کرنے والے مستند کریڈٹ بیوروز کے تجربے سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔ انتظامِ خطر کی بہتر روایات کے فروغ سے توقع ہے کہ دیوالیہ ہونے کے خطرات کم ہوں گے اور قرض گیروں کے نئے زمروں کی طرف قرضے کا بہاؤ بڑھے گا، چنانچہ اس طرح مالی شمولیت بھی بہتر ہوگی۔

3.3.2 بینکاری خدمات میں کارگزاری اور شفافیت میں بہتری

اسٹیٹ بینک نے ''صارف سے بہتر رویے'' پر رہنما ہدایات جاری کی ہیں۔ اس کا مقصد اس تصور کو اجاگر کرنا ہے کہ صارف کا تحفظ محض تعمیل یا عملدرآمد کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ بینکوں کے لیے پائیدار کامیابی کا ناگزیر حصہ ہے۔ ان رہنما ہدایات سے بینکوں میں ایسی روایات پروان چڑھیں گی جن میں صارفین کے ساتھ انصاف اور مساوات کا رویہ رکھا جاتا ہے۔ نیز، سروس کے چارجز کو معقول بنانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے عملدرآمد کے لیے شفافیت کے نو رہنما اصول جاری کیے ہیں جو اپنے موضوع پر اکملیت کے حامل ہیں۔ تمام بینک اپنی مصنوعات/ خدمات پر سروس چارجز اور فیس کا ڈھانچہ بناتے وقت ان رہنما اصولوں پر عمل کریں گے۔

3.3.3 بینکوں سے بہتر رویے کا تقاضا

اسٹیٹ بینک نے ''بینکوں میں برتاؤ کے لیے رہنما ہدایات'' کا ایک مجموعہ جاری کیا ہے۔ ان رہنما ہدایات کا مقصد بینکاری کی عمدہ روایات کو فروغ دینا ہے، جس میں صارفین کے ساتھ لین دین، اور بینکاری خدمات کی فراہمی میں شفافیت بڑھانے کے لیے کم سے کم لازمی معیارات مقرر کیے گئے ہیں۔ بصارت سے محروم/ نابینا افراد کو بینکاری سہولتوں کے حصول میں جو مشکل پیش آتی ہے اسے دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں/ مائکروفنانس بینکوں کو متعلقہ رہنما ہدایات جاری کی ہیں تاکہ ان افراد کے ساتھ احترام کا رویہ رکھا جائے۔

3.3.4 صارفین کی آگاہی کے لیے اقدامات
اسٹیٹ بینک صارفین کی آگاہی کے لیے اپنی کوششوں میں تیزی لایا ہے اور اس نے معاشرے کے مختلف طبقات کے لیے ذرائع ابلاغ کے ذریعے آگاہی مہمیں شروع کی ہیں۔ اس نے جن موضوعات پر معلومات عوام تک پہنچائیں ان میں بعض یہ ہیں: شکایات کے ازالے کا طریقہ کار، تنازعات کے تصفیے میں اسٹیٹ بینک کا کردار اور بینکنگ محتسب پاکستان کے وظائف۔ اس مہم میں قرضے کی وصولی پر رہنما ہدایات، اے ٹی ایم، ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈز کے استعمال اور چیک کی ہینڈلنگ میں احتیاطی تدابیر، ذاتی معلومات کی چوری، اسکمنگ فراڈ، ای سی آئی بی کے وظائف اور قرض گیروں کے لیے اس کے مضمرات سے متعلق بنیادی لیکن ضروری معلومات بھی بہم پہنچائی گئیں۔

3.4 مالی استحکام کا فریم ورک
مالی استحکام کے ضمن میں پائیداری لانا اسٹیٹ بینک کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے عمدہ بین الاقوامی روایات کے مطابق مالی استحکام کے فریم ورک کی تشکیل کا آغاز کیا ہے۔ اس فریم ورک میں ادارہ جاتی سیٹ اپ کا ڈیزائن اور عملدرآمد، بحران سے نمٹنے کے فریم ورک کی تشکیل، ڈپازٹ انشورنس اسکیم اور قانونی وضوابطی معاون فریم ورک شامل ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے زیرِ جائزہ سال میں کئی اقدامات کیے گئے اور منصوبوں کا آغاز کیا گیا، جن میں سے بعض کی تفصیل یہ ہے:

3.4.1 اسٹیٹ بینک میں مالی استحکام کے فریم ورک کی مضبوطی
عالمی مالی بحران (08-2007ء) سے یہ انکشاف ہوا کہ مالی حکام قیمتوں میں استحکام لانے اور جزوی محتاطیہ نگرانی کی جو سوچ اپناتے ہیں وہ مالی استحکام یقینی بنانے کے لیے ناکافی ہے۔ چنانچہ بحران کے بعد کے دور میں زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ مالی استحکام برقرار رکھنے کے لیے ''مالی استحکام بورڈ'' کے اصولوں کے تحت فریم ورک کو ادارہ جاتی صورت دی جائے۔ اسٹیٹ بینک نے پاکستان کے تجربات سے سبق لے کر اور موجودہ انتظام کے داخلی جائزے کی بنیاد پر پاکستان کے لیے مالی استحکام کے باضابطہ ڈھانچے کی تشکیل اور اس کے نفاذ پر کام شروع کر دیا ہے جس میں ان اداروں کا قیام بھی شامل ہے: (i) نیشنل فنانشل سسٹم اسٹیبلٹی کونسل (این ایف ایس ایس سی)، (ii) اسٹیٹ بینک میں فنانشل اسٹیبلٹی ایگزیکٹو کمیٹی (ایف ایس ای سی) اور (iii) اسٹیٹ بینک میں فنانشل اسٹیبلٹی ڈیپارٹمنٹ (ایف ایس ڈی)۔

3.4.2 دباؤ کی جانچ میں بینکوں کی مضبوطی کا تجزیہ
اسٹیٹ بینک نے ضوابط اور نگرانی کے حوالے سے دنیا بھر میں ہونے والی پیش رفت سے ہم آہنگ ہو کر مجموعی مالی نظام کے استحکام کی حفاظت کے لیے میکرو محتاطیہ نگرانی پر اپنی توجہ بڑھا دی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بینکاری نظام کی لچک کا تجزیہ کرنے کی غرض سے دوجہتی حکمتِ عملی اختیار کی ہے۔ 'ٹاپ ڈاؤن' طریقے کے تحت اسٹیٹ بینک نظام کی اس لچک کا تجزیہ کرتا ہے جو قرضے، مارکیٹ، اور سیالیت کے خطرات کو واحد عالی/کثیر عالی دھچکے سے پہنچ سکتی ہے اور جس کے لیے ماضی کا تجربہ اور مفروضہ دونوں طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مالی صورتحال اور خطرے کے عوامل میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کے پیشِ نظر ان دھچکوں پر باقاعدگی سے نظر ثانی اور انہیں اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔ 'باٹم اپ' طریقے کے تحت بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ نظر ثانی شدہ 'اسٹریس ٹیسٹنگ گائڈ لائنز' میں فراہم کردہ مختلف دھچکوں کے حوالے سے دباؤ کی سہ ماہی جانچ کرائیں۔ اس کے علاوہ بڑے بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے حجم، بزنس، اور پیچیدگی سے مطابقت رکھتے ہوئے دباؤ کی ایڈوانسڈ جانچ کرائیں۔

حال ہی میں، قرض گیروں کے ارتکاز کے حوالے سے حساسیت کی جانچ پر بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی (بی سی بی ایس) کی بڑے اکتشاف کے بارے میں رہنما ہدایات سے ہم آہنگ کر کے نظر ثانی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بازل سوم کے سیالیت کے معیارات استعمال کرتے ہوئے سیالیت کے دھچکوں کا اطلاق کیا گیا تا کہ نظام اور انفرادی مالی اداروں کی لچک کا زیرِ دباؤ سیالیت نکلوائے جانے تجزیہ ہو۔ اسٹیٹ بینک دباؤ کی جانچ کا اپنا فریم ورک مستحکم بنا رہا ہے اور اس سلسلے میں آئی ایم ایف سے تکنیکی تعاون لے رہا ہے۔

3.4.3 پاکستان میں ”ڈی ایس آئی بینکوں“ کی نشاندہی اور نگرانی کے لیے فریم ورک

اسٹیٹ بینک نے مالی نظام کا استحکام یقینی بنانے اور نگرانی اور ضوابطی نظام مزید مستحکم کرنے کی غرض سے ایک مقالہ ڈیزائن کر کے شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے ”پاکستان میں ملکی نظامیاتی لحاظ سے اہم (ڈی ایس آئی) بینکوں کی نشاندہی، ضوابط/نگرانی“۔ اس پالیسی مقالے میں، بڑھتے ہوئے نظامیاتی اکتشاف کی بہتر تنظیم کے لیے بی سی بی ایس کا مقررہ طریقہ کار اپنایا گیا ہے تاکہ پاکستان میں ڈی ایس آئی بینکوں کی شناخت کے لیے معیار تشکیل دیا جاسکے۔ نیز، اس فریم ورک میں، بحران کے دوران ڈی ایس آئی بینکوں کا انتظام چلانے کی غرض سے براہ راست تعاون اور مضمر سرکاری ضمانت کا امکان کم کرنے اور مالی استحکام برقرار رکھنے کے لیے ممکنہ ضوابطی، نگراں، اور کوائف کے اظہار کی شرائط کے معاملے پر بھی غور کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ ڈی ایس آئی بینکوں کی نشاندہی اور ضوابطی اور نگراں فریم ورک کی تشکیل پر آئندہ ہونے والا کام نظمیاتی خطرہ محدود کرنے اور مالی شعبے کا استحکام یقینی بنانے میں بہت مفید ثابت ہوگا۔

3.4.4 مالی اصابت کے ترغیبی (Encouraged) اظہاریے

اسٹیٹ بینک نے مالی اصابت کے بنیادی اظہاریوں کی کامیاب تشکیل کی، یہ اظہاریے سہ ماہی بنیاد پر اسٹیٹ بینک اور آئی ایم ایف کی طرف سے باقاعدگی سے شائع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اسٹیٹ بینک نے ”ترغیبی ایف ایس آئی“ کی تیاری کے ذریعے مالی اصابت کے اظہاریوں کا دائرہ وسیع کرنے پر کام شروع کیا۔ یہ ترغیبی ایف ایس آئی امانت وصول کرنے والے اداروں کا احاطہ کرنے کے علاوہ دیگر مالی کارپوریشنوں، غیر مالی کارپوریشنوں، گھرانوں، مارکیٹ کی سیالیت اور ریئل اسٹیٹ کی مارکیٹوں کا بھی احاطہ کرتے ہیں، ان شعبوں کے نظامیاتی مضمرات ہیں کیونکہ شعبہ بینکاری کے ساتھ ان کے روابط ہوتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی ویب سائٹ پر ”مالی اصابت کے ترغیبی اظہاریے“ کی سہ ماہی بنیاد پر اشاعت کا آغاز کر دیا ہے جبکہ امید ہے، آئی ایم ایف اپنی ویب سائٹ پر جلد ہی انہیں شائع کرنے لگے گا۔

3.4.5 مالی استحکام بورڈ سے متعلق پیشرفت – علاقائی مشاورتی گروپ برائے ایشیا (ایف ایس بی – آر سی جی اے)

اسٹیٹ بینک ایف ایس بی – آر سی جی اے کا 2011ء میں آغاز ہی سے رکن ہے اور گورنر اسٹیٹ بینک اس فورم میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک ایف ایس بی – آر سی جی اے میں فعال طریقے سے شریک رہا ہے اور مالی شعبوں کی اصلاحات کے ایجنڈا پر بحث میں حصہ لیتا رہا ہے۔

3.4.6 شعبہ بینکاری کا سہ ماہی کارکردگی جائزہ (کیو پی آر)

اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں کو شعبہ بینکاری کے حوالے سے تازہ ترین پیشرفت سے باخبر رکھنے کے لیے شعبہ بینکاری کا سہ ماہی کارکردگی جائزہ شائع کرنا شروع کیا۔ اکتوبر تا دسمبر 2014ء کا جائزہ اس سلسلے کی پہلی اشاعت تھی۔ اس رپورٹ میں بینکاری میں آنے والے رجحانات بشمول اثاثوں کی ساخت، بینکاری نظام کی کارکردگی اور ادائیگیٔ قرض کی صلاحیت کا جامع تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔